ایک سابق اسماعیلی کے قلم سے

آغا خانی اسماعیلیوں کی چند عبادات و رسومات

چاند رات

ہر قمری ماہ کے اختتام پر جب نیا چاند طلوع ہوتا ہے اس شب خصوصی رسومات جماعت خانوں میں ادا کی جاتی ہیں اس رات کو چاند رات کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ۔ آغا خانی مذہب میں اس کی بڑی اہمیت ہے ۔ اس میں خصوصی تقریبات (FUNCTIONS) ہوا کرتے ہیں ۔ جن میں چھٹا ' گھٹ پاٹھ یا نیاز جرامیھانی وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔ اب ہم ان تمام امور پر روشنی ڈالتے ہیں ۔

گھٹ پاٹھ

چینی کے برتنوں کے دو سیٹ الگ الگ کپڑوں میں لپیٹ کر الماریوں میں محفوظ رکھے جاتے ہیں ہر سیٹ ایک جار (۲ کلو پانی کی گنجائش کا) ۵ فنجان (چھوٹی قہوہ کی کولیاں) ایک گول طشتری چینی کی ' ایک چینی کے پیالہ پر مشتمل ہوتا ہے ۔ اس عمل کے لئے جماعت کے کسی فرد کو بلوایا جاتا ہے ۔ مکھی صاحب اور کامڑیا صاحب کے درمیان گھٹ پاٹھ نکالنے والے آکر براجمان ہوتے ہیں ۔ کوئی صاحب الماری سے سیٹ نکال کر اس کو تھما دیتے ہیں ۔ اور وہ اپنا کام شروع کرتا ہے ۔ جماعت بیٹھ جاتی ہے اس عمل کو گھٹ پاٹھ یا نیاز نکالنا کہتے ہیں ؟ تشریح ملاحظہ ہو ۔

دونوں سیٹ کپڑے سے نکال لئے گئے ۔ ہر برتن علیحدہ علیحدہ دھویا گیا ' اگر بتیاں جلائی گئیں ان برتنوں کو دھونی دی گئی ۔ اب کوئی صاحب گھٹ پاٹھ کا خصوصی گنان پڑھنا شروع کرتے ہیں ۔ برتن دھو کر تیار کر دئے گئے ہیں اور بڑے جاروں کو پانی سے بھر دیا ایک چھوٹی سی شیشی جس میں ۴ ۔ ۲ تولہ برابر پانی بھرا ہوتا ہے کو ان دونوں جاروں میں انڈیل دیا گیا ۔ اسی شیشی والے پانی کو آب شفاء یا امر کہا جاتا ہے ۔ اب یہ جاروں والا پانی آب حیات یا آب رحمت بن گیا ۔ اس خالی شیشی کو پھر سے ان جاروں

کے پانی سے بھر دیا گیا ۔ ایک سیٹ عورتوں کی طرف اور دوسرا مردوں کی طرف ۔ یہ کاروائی پہلی اور دوسری دعا کے اوقات کے درمیان سر انجام دی گئی ۔ پانی بڑے جار میں سے فنجانوں میں منتقل کیا گیا ۔ مکھی صاحب ارشاد فرماتے ہیں ۔ " جملہ شاہ دا نیاز پی لیں " مرد اور عورتوں کی ہر دو طرف قطاریں لگ گئیں ۔ اور اپنی اپنی باری پر اس آب شفاء سے یوں فیض یاب ہوئے ۔

پہلے طالب مکھی صاحب کے پاس جائے گا ۔ حسب توفیق کچھ جیب سے نکال کر ادا کرے گا ۔ اور ہاتھ جوڑ کر ذیل کا کلام پڑھے گا ۔

" جملہ شاہ دائیں گنہگار ہاں 'گناہ بخشانا 'گت جماعت بخشے شاہ پیر بخشے " مکھی صاحب ارشاد فرمائیں گے " حاضر امام بخش " ۔ پھر مکھی صاحب ایک پانی سے بھرے ہوئے پیالے میں سے (۳) بار طالب کے منہ چھانٹا دیں گے ۔ اس امر کو چھانٹا دینا کہتے ہیں ۔ تشریح آگے ملاحظہ فرمائیے ۔

مکھی صاحب نے اپنا ہاتھ (دایاں) طالب کی طرف بڑھایا ۔ طالب نے دونوں ہاتھوں میں مکھی کا ہاتھ لیا اور پھر اپنی شہادت کی انگلی کو بوسہ دیا اور جبین سے لگایا ۔ ہجوم زیادہ ہو تو متذکرہ کلمات کے بغیر بھی یہ عمل درست تصور ہوتا ہے ۔ پھر طالب تھوڑا آگے کو بڑھے گا یعنی گھٹ پاٹھ کے فنجان کے پاس آئے گا ۔ حسب توفیق پھر کچھ ادا کر کے بھری ہوئی فنجان کو اٹھایا اور " فرمان شاہ پیر دا " پڑھ کر اسے پی گیا پھر قریب پڑے ہوئے کھانوں کے برتنوں پر ہاتھ لگا کر دل ہی دل میں کہے گا " حاضر امام کی مہمانی " یہ مہمانی کی قیمت تو اس کے چھٹا کے ساتھ ہی ادا کر دی تھی ۔ بعض عقیدت مند تو فنجان کو پینے سے قبل اپنی شہادت کی انگلی اس میں ڈبو کر اپنی آنکھوں سے مس کرتے ہیں ۔ وہاں سے آگے بڑھے تو کامڑیا صاحب کے پاس آئے ۔ ان کے پاس حلوہ کا ایک تھال رکھا ہوتا ہے جسے " سکریت " کہا جاتا ہے ۔ (ضروری نہیں کہ حلوہ ہی ہو ۔ کوئی میٹھی چیز بھی ہو سکتی ہے ۔ مگر زیادہ مشاہدہ حلوہ کا ہی رہا ہے) کامڑیا صاحب پر شاد کی طرح ۲ ۔ ۱ تولہ برابر سکریت طالب کے ہاتھوں میں تھما دیں گے ۔ اور اس تبرک کے

بعد وہ اپنی جگہ پرؓ واپس لوٹ آتا ہے ۔ جب سب لوگ اس سے فارغ ہو جائیں تو آخر میں عہدہ داران یعنی مکھی ، کامڑیا صاحبان وغیرہ کو یہ سعادت حاصل کرنے کا موقع میسر آئے گا ۔

لیجئے صاحب تمام کاروائی ختم ہوئی ۔ مکھی صاحب کے حکم پر ان برتنوں کو پھر سے دھو کر وہی آدمی کپڑوں میں پہلے کی طرح باندھ کر کھڑا ہو گا ۔ تمام جماعت کھڑی ہو گئی ۔ اور برتن الماری میں ۔ اس طرح ایک ہفتہ تک مقفل ہو گئے ۔ یہ عمل ہر چاند رات کو لازمی اور بعض مقامات پر ہر جمعہ کو بھی ہوتا ہے ۔ اس کے بعد دعا مانگی جاتی ہے ۔

سکریت

سوجی یا آٹے سے بنائے ہوئے حلوہ کو جماعتخانہ کے پاٹھ پر جماعت میں بوقت گھٹ پاٹھ (نیاز) تقسیم کیا جائے سکریت کہلاتا ہے ۔ اگر حلوہ نہ ہو تو کوئی میٹھی چیز برفی وغیرہ بھی استعمال میں لائی جا سکتی ہے ۔

عربی میں سکر چینی کو کہتے ہیں ۔

آب شفاء ۔ امر

کہا جاتا ہے کہ یہ پانی حاضر امام کی طرف سے دم شدہ ہوتا ہے جو ہر جماعت خانہ میں محفوظ رکھا جاتا ہے ۔ گھٹ پاٹھ کے عمل میں اس کا استعمال لازمی جزو شمار ہوتا ہے ۔ اس کے بغیر اس کی تکمیل نہیں ہوتی ۔

جرعہ (جرا)

حلوہ یا کوئی اور چیز زیادہ مقدار میں پکا کر جماعت خانہ میں جماعت کے اندر تقسیم کے لئے لائی جائے جرعہ (جرا) کہلاتی ہے ۔ سکریت معمولی مقدار میں اور جرا ذرا زیادہ مقدار میں ہوتا ہے ۔ سکریت پاٹھ پر رکھ کر تقسیم ہوتی ہے جبکہ جرا کو جماعت

میں پھر کر تقسیم کیا جاتا ہے ۔

حاضر امام کی مہمانی

اس کی مختلف اقسام بتفصیل ذیل ہیں ۔

(۱) مہمانی کھٹنا یا من مراد مہمانی ۔ (۲) مہانی بھیجنا ۔

مہمانی کھٹنا یا من مراد مہمانی

عام نادی سے ماقبل بھی ایک نادی ہوتی ہے ۔ جس میں روٹی کی قیمت پر کر سب سے زیادہ بولی دینے والا قیمت تو ادا کر دیتا ہے مگر روٹی کا مستحق قرار نہیں پاتا اور یہ روٹی پاٹھ کے اوپر ہی حاضر امام کی نذر کر دی جاتی ہے ۔ اس عمل کو مہمانی کھٹنا کہتے ہیں ۔ خریدار اس طرح اپنی عقیدت کا اظہار کرتا ہے ۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ مشتری یہ مہمانی صرف اپنی طرف سے ہی کرے ۔ بلکہ اپنے گھر۔ کنبہ کے کسی فرد کی طرف سے وہ زندہ ہو یا مرحوم حاضر امام کے حضور پیش کرنا چاہتا ہے اور ماں وہاں جماعت خانہ میں موجود ہے تو کہے گا " ماں مہمانی کھٹ لو " وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر پاٹھ کے پاس جائے گی ۔ وہاں پڑی ہوئی اشیاء پر ہاتھ رکھ کر کہے گی ۔ " حاضر امام کی مہمانی " اور شہادت کی انگلی کو بوسہ دے گی ۔ کامڑیا صاحب چند بار اس مہمانی قبل از نادی کا اعادہ کرتے رہیں گے ۔ فروختگی کا یہ معاملہ جب دھیما پڑ جائے اور قوت خرید ماند پڑتی نظر آئے ، تو معاملہ امارت سے غربت کی طرف منتقل ہوتا دکھائی دے تو بولی دینے والے کی حوصلہ شکنی فطرتی امر ہے ۔ ایسے میں کامڑیا صاحب فرمائیں گے " جملہ شاہ دا من مراد کھٹ لو " یعنی حسب توفیق جس کا جتنا جی چاہے ادا کرے اور مہمانی عمل سے سرفراز ہو ۔ اب غریب لوگوں کی باری ہے ہر کوئی حسب توفیق ادا کر کے اس فرض کو سرانجام دے گا ۔ یہ سلسلہ عمل مردوں اور عورتوں میں دونوں کی جانب ہو گا ۔

اس کے مختلف طریقے ہیں ۔

مہمانی بھیجنا

ا ۔ پاٹھ پر عورتوں اور مردوں کی جانب لکڑی کی چھوٹی صندوقچیاں رکھی ہوتی ہیں ۔ لوگ اس میں حسب توفیق حسب منشا اپنا حصہ ڈال دیتے ہیں ۔ جب رقم مہمانی کی مقررہ حد تک پہنچ جائے تو حاضر امام کو مہمانی بذریعہ تار ۔ خط اسماعیلیہ ایسوسی ایشن بھیجی جائے گی ۔ اور وہاں سے بعد ازاں پروانہ قبولیت بھی آتا ہے ۔ پنجاب میں اس کی مہمانی فیس ۔ ۵۵ روپے تھی جبکہ کراچی منطقہ کے لئے اس سے زائد ۔

ب ۔ یہ مقررہ رقم کوئی فرد واحد بھی جمع کروا کر مہمانی بھیج سکتا ہے ۔ لیکن فقط بذریعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن (مکتب رئیس) مہمانی قبول ہونے کی صورت میں باضابطہ جواب موصول ہو گا ۔ پھر عزیز و اقارب کی طرف سے مبارکبادوں کے بادل برسیں گے ۔ یہ مہمانی اپنے عزیز و اقارب اور متوفین ۔ لواحقین کی طرف سے بھی دی جا سکتی ہے ۔ تازہ اطلاعات کے مطابق پنجاب میں اس کی فیس ۔ ۹۰ روپے اور کراچی میں ۔ ۱۲۰ روپے ہے ۔ دفع بیماری ' معیبت مشکلات کے لئے یہ فیس برابر ۔ ۵۵ روپے ہے ۔ مہمانی بھیجنے کا مطلب بھی ہوتا ہے ۔ مثلاً کاروبار میں ترقی کسی خاص مقصد کا حصول ' شادی وغیرہ کی منت ' حاضر امام کی خوشنودی ' بیماری ' مصائب سے نجات اور مشکلات سے چھٹکارا وغیرہ وغیرہ ۔

چھٹا

حاضر امام کی طرف سے ملے ہوئے اذن کے مطابق مکھی صاحب ایک کپ پانی پر کچھ کلام پڑھ کر دم کرتے ہیں ۔ پھر اس پانی میں تین بار داہنے ہاتھ کی انگلیاں ڈبو کر کسی کے منہ پر چھانٹا دینے کو ان کی اصطلاح میں "چھوڑ دینا" کہلاتا ہے ۔

اس کا مقصد بھی مصائب سے نجات ' ترقی رزق اور دین و دنیا میں اسماعیلیت کی فلاح ۔ چھٹے کی مختلف انواع و اقسام ہیں جن سے متعارف کران ضروری ہے ۔

پیدائش کا چھٹا

کسی کے ہاں جب بچہ تولد ہو مکھی صاحب یا کسی اور عہدہ دار کو گھر بلوا کر زچہ بچہ کو چھٹا دلوایا جاتا ہے ۔ جس کے عوض صاحب خانہ ۔ ۱۰ روپے ۔ ۵ روپے یا ۔ ۲۵ روپے ۔ ۵۰ روپے یا ۔ ۱۲۵ روپے یعنی حسب توفیق مکھی صاحب کو نقد ادا کر دیئے جاتے ہیں ۔ اور مکھی صاحب وہ رقم جماعت خانہ میں جمع کرا دیں گے ۔

چھٹا بوقت مرگ

جب مریض کے بچنے کی کوئی امید باقی نہ رہے اور شمع حیات اپنے آخری لمحات پر ہو تو حکم ہوتا ہے بلواؤ مکھی صاحب کو ، مکھی صاحب آ کر اس کو چھٹا دیتے ہیں اور اس کے عوض ۔ ۵ روپے سے ۔ ۱۲۵ روپے تک یا اس سے کم و بیش بھی رقم ادا کی جائے گی جو جماعت خانہ کی نظر ہو گی ۔ فرض کیا مرنے والے کے ۴ بچے ہیں ہر بچے کی خواہش ہو گی کہ وہ بھی اپنے باپ کی آخری رسومات میں شریک ہو اور باپ کی نجات کا سبب بنے لہذا ہر بچہ مکھی صاحب سے فرداً فرداً والد صاحب یا والدہ کو چھٹا دلوائے گا ۔ اور حسب توفیق مناسب ادائیگی کرے گا ۔ زیادہ سے زیادہ ادائیگی کی تمنا ہر ایک قلب میں موجزن ہو گی اور اگر لڑکوں کے علاوہ اس کی وہاں لڑکیاں بھی موجود ہیں تو وہ بھی اس سعادت میں اسی طرح حصہ لیں گے ۔

شادی کا چھٹا

دولہا اور دلہن والے کسی ایک شہر میں مقیم ہوں یا مختلف شہروں میں یا کسی بڑی اجتماعی مجلس کے موقع پر شادی کا اہتمام کریں تو بارات پہلے جماعت خانہ جائے گی ۔ غیر اسماعیلیوں کو جماعت خانہ میں جانے سے روک دیا جائے گا ۔ دولہا رشتہ داروں (اہل برادری) کے ہمراہ جماعت خانہ میں داخل ہو گا ۔ پاٹھ کے سامنے جا کر سجدہ کرے گا ۔

اور سامنے حاضر امام کی تصویریں آویزاں ہوں گی ۔ اس وقت مکھی صاحب دولہا کو چھٹا دینے کا اہتمام کریں گے ۔ اور پھر وہاں حسب توفیق کچھ ادائیگی عمل میں آئے گی ۔ اس طرح دولہا صاحب کی دلہن کے ساتھ واپسی ہو گی تو یہ واپسی بھی براستہ جماعت خانہ ہو گی ۔

کلس یا امر

جب دنیا سے کوچ کا وقت ہو تو آخری چھٹا کے بعد یعنی بوقت نزاع اس کے منہ میں کلس ڈالی جاتی ہے ۔ تاکہ روح آرام کے ساتھ پرواز کرے اور سیدھا جنت میں امام حاضر کے پاس جا موجود ہو ۔ کہیں دائیں بائیں نہ ہونے پائے ۔

کلس دراصل مٹی کے باریک نخود کے برابر گولیاں ہوتی ہیں اس کو قدرے باریک کر کے اس میں چینی ملا کر دیا جاتا ہے ۔ سنا ہے کہ یہ خاک شفاء ہے ۔ جو نجف اشرف سے آتی ہے ۔